پرستش بی پیشگی کی ہر بار
مہ و سال و روز و شب الٰہی
اس نظم کو کر چکا جب ارقام

مابعد سے کچھ نہیں سروکار
ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

رسید زر

مہتمم منشور محمدی کا جنہوں نے ازراہ الطاف و عنایات مندرجہ ذیل قیمت اخبار روانہ فرمائی۔

جناب محمد عتیق اللہ صاحب از المورہ ——— ۴ روپیہ
جناب شیخ محی الدین صاحب از سلطان بتیری ——— ۵ روپیہ
جناب حاجی ابراہیم صاحب بن شیخ بڑی از مہایم ——— ۲ روپیہ
جناب عظیم اللہ خان صاحب از بلارم ——— ۴ "
جناب محمد علی صاحب خان بہادر از میسور ——— ۴ "
جناب محب اللہ خان صاحب از المورہ ——— ۴ "
جناب منشی علی صاحب از چاروہ ——— ۴ "
جناب میاں غلام سرور صاحب ڈاکٹر بمبئی ——— ۶ "
جناب پیر محمد ابراہیم صاحب سرہندی گہنالہ ——— ۶ "
جناب محمد رضی الاسلام صاحب از پانی پت ——— ۱۰ "
جناب عبدالرحمان صاحب پنیل رنگون ——— ۷ "
جناب خواجہ عبدالصمد خان صاحب جاگیردار پانور ——— ۴ "
جناب منشی عبدالعزیز صاحب جبل پور ——— ۱۱ "
جناب محمد نعیم خان صاحب و سعید خان صاحب میتاپور ——— ۶ "
جناب قاضی محمد باقر صاحب سب انسپکٹر الہ آباد ——— ۴ "
جناب امام خان صاحب کانی وارکا ——— ۵ "
جناب مولوی محمد حسین صاحب تہانہ سیا ——— ۶ "
جناب سلطان حسن صاحب وکیل آگرہ ——— ۵ "
جناب مولوی فضل رحمان صاحب چتہ ——— ۴ "
جناب عبداللہ خان صاحب معروف بہ بکن خانصاحب ہونگ آباد ۴ "
جناب منشی عبدالسلام صاحب بمبئی ——— ۱۱ "
جناب محمود صاحب کاتہیوارہ ——— ۵ "

تفقد و تاز مہتمم اخبار صداقت آثار منشور محمدی دام ظلہ۔

بعد سلام سنت نبی علیہ السلام یہ پیام کہ دو قطعہ سوال مفصلہ ذیل بغرض اندراج ترسیل خدمت اقدس ہے امید کہ اپنے اخبار پربہار کسی گوشہ مین جگہہ دیکر مرہون منت فرماوینگے ہوہذا اور حضرات پوادر عموماً اور خصوصاً اپریئر نورافشان و پاوری تہاکر داس صاحب سے التجا ہی کہ میرے الحاد و سوال کا جواب تحقیقی نورافشان مین چہپوادین۔

سوال اول بیوہ اور فاحشہ اور مطلقہ مذہب عیسوی مین ازدواج جائز ہے یا نہین۔

سوال دوم اگر کسی شخص نے بیوہ اور فاحشہ اور مطلقہ سے بیاہ کیا تو اوسکی اولاد صحیح النسب ہوگی یا حرامی کہلائیگی

راقم خیرخواہ عیسائیان عبدالمجید۔ سلون۔

منشور محمدی کی صحت اور پاوری تہاکر داس صاحب کی دوسری غلطی نمبر ۱

مصرع - اب جگر تہام کے بیٹہو میری باری آئی۔

پاوری تہاکر داس صاحب اخبار نورافشان لودیانہ مطبوعہ ۲۰ جون ۱۸۸۲ء مین مضمون مندرجہ اخبار منشور محمدی نمبری ۸ جلد ۱۰ کی جواب مین یون رقم طراز ہین کہ منشور محمدی مین سوائے زاید دروغ کے ایک لفظی اصلاح مین بہی غلط کاری واقع ہوی ہے پاوری صاحب نے تو خوشی سے اخبار منشور محمدی کی غلطی کے اثبات کا ارادہ کیا تہا مگر افسوس ہے یہ ہوکہ کہا گیا ہے بریں عقل و دانش بباید

گریست پہلے تو یہ غلطی کی ہے کہ لم ہاکو اولی طور پر استعمال کیا اور جب اوسپر گرفت ہوی تو دوسرے مرتبہ اپنی عبارت کے اصلی ہیئت اور وضع کو بدل یا گریا دنہ رہا کہ آخر کوئی دیکھے گا ہی ہم ناظرین کے تسلی کے واسطے پادری صاحب کے قول کو حرفا حرفا نقل کرکے مستدعی ہین کہ پادری صاحب کی چالاکی اور لیاقت علمی کا وزن کرین۔

قول سچ ہے دو باتون سے ایک تو ظاہر ہوی ہی ہوگی یعنے میری لیاقت اور یا آپ کی صرف ونحو۔ سو واضح ہو کہ آپ کا لفظ لم وغیرہما کو غلط ٹہرانا غلط ہے کیونکہ مین نے لفظ لم وغیرہما نہین لم وغیرہما لکہا تہا۔

اقول ہان یہ بات سچ ہے کہ دو باتون سے تو ضرور ایک بات ظاہر ہوگئی اور میری لیاقت اور صرف ونحو اور جناب کی حرکت مذبوحی میری اس آرٹکل کو دیکہہ کر منصف اور لیق ناظرین خود ہی انصاف کرینگے کہ کس شخص کی صرف ونحو یا لیاقت ظاہر ہوی ہے اور کون شخص حرکت مذبوحی کرتا ہی عیان راچہ بیان۔ جناب من مین نے بہی لفظ وغیرہما ہی لکہا تہا لیکن کاتب کے غلطی سے بجاے اوسکے وغیرہ ہما لکہا گیا اپکا یہ فرمانا کہ لفظ غیرہما کا غلط ٹہرانا غلط ہی بجاے خود غلط کیا اغلط ہے آپ کا غیرہما ہی لکہنا ایک بہاری اور فاش غلطی ہے کہ تنگن کو آرسی کیا ہی سب کچہ ظاہر ہوجاتا ہے قولہ جو بلحاظ صحت لفظی کے بالکل صحیح ہے اس مراد سے کہ واو عطف کی اور غیر بمعنی سوے اور ہما ضمیر صیغہ تثنیہ کا یعنے سوے ان دو کے۔

اقول واہ پادری صاحب واہ چشم بد دور خوب ہی کہی جناب من آپکو خیر کی جواب لکہتے وقت اگلے پچہلے باتین یاد عبارتین

بہی یاد نہ رہین یہ نہیں پہلے اپنی عبارت کو تحقیق کرلیتے کہ اصل عبارت کا مفہوم یاد ہی ہے یا نہیں آپ کا یہ کہنا صحیح ہے میں نے اور درست تہا جبکہ عبارت مین مذکور دو ہوتے اور جب مذکور ایک ہے۔ تو پہر ہما کی کیا معنی رکہتا ہے مین نے کسی صرف ونحو کی کتاب مین نہین دیکہا کہ مذکور تو ایک ہو اور اسکے واسطے ضمیر تثنیہ کا لایا جاوے تثنیہ کا ضمیر اسصورت مین لایا جاسکتا ہے کہ جب مذکور دو ہون ہما کا فائدہ یہ ہے کہ وہ دو مذکور کے حالت کو ظاہر کرے اور جب اصل عبارت مین مذکور ہی ایک ہی تو پہر ہما کی لانیکی کیا ضرورت ہی مین نے تو اپنی آرٹکل ضرورت قرآن نمبری ۱ مطبوعہ نمبر ۳۳ جلد ۹ اخبار منشور محمدی مین صرف پروفیسر مرحوم فاندر صاحب کا ذکر کیا تہا اور آپنے بہی اپنی آرٹکل معنون بہ عنوان منشور محمدی کی ضرورت قرآن نمبر ۱ کی عدم ضرورت، مین صرف فاندر صاحب کا ہی نام لیکر غیرہما لکہا ہی پہر مین نے اپنی مضمون مسمی بہ عنوان ضرورت قرآن کے ثابت پادری نہاکر (سر صاحب کے جواب کا جواب) مین بہی صرف فاندر صاحب کا ہی خاص طور پر ذکر کیا ہی اگر کسیکو یقین نہو تو ان سب حوالجات کو انصاف کے نظر سے ملاحظہ فرماوے باوجود اسکے کہ ان ساری عبارتون مین مذکور ایک ہی تہا پادری صاحب غیرہما لکہہ ہی دیا پادری صاحب جب مذکور ایک ہے تو پہر آپ کا ہما لکہنا صریح غلط ہے یا نہین آپکا یہ فرمانا (کہ اب مین آپ کو بتلاتا ہون کہ کہان ہے لفظ وغیرہما مین ہی نہین لیکن اسکے ماقبل عبارت مین ہی یعنے "واکر فاندر صاحب کے ساتہ ایک اور نام لکہنا رہ گیا ہے سو مین اسجگہہ پروفیسر احمد

صاحب کا نام جائز کہتا ہون اور تب لفظ وغیرہما کا فائدہ
معلوم ہوگا، آپ کی لیاقت اور صداقت کو ثابت کرتا ہے
کیون حضرت فاندر صاحب کا نام تو پہلے ہی لکھا تہا
آپنے اپنی طرف سے رام چندر صاحب کا نام کیون ملا
لیا آپ خیال نہ فرماوین کہ پہلے اسکو مین نے یا آپنے کسی
عبارت مین بیچارے رام چندر کا ذکر ہی کیا تہا افسوس جب
پادری صاحب نے اپنی صریح غلطی کو دیکہا تو بجای اسکے کہ تسلیم
کرین یہ کوشش کی کہ اپنی بچاؤ کے لئے ایک اور فرضی
نام کو ملائین یہ لیاقت اور صداقت کا اثر ہے کیون
جناب آپنے رام چندر صاحب کے نام کو اب تک خزینہ ذہن
مین رکہہ چہوڑا تہا بی ادبی معاف اگر آپ خدانخواستہ
کسی مرض کی نذر ہو جاتے تو کس سے پوچہتے واہ پادری
صاحب آپنے اپنی بچاؤ کے واسطے خوب ہی رستہ نکالا
جب کچہ بن نہ پڑی تو بطن ذہن سے رام چندر صاحب
کو پیدا کر دکہایا مین نے آپ کی عبارت مندرجہ اخبار نور افشان
مطبوعہ ۹ دسمبر ۹۶ پر اعتراض کیا تہا مجہ کو یہ خبر نہی
کہ آپنے کبہی اوس عبارت کا ایک جزو کبہی وقت اور مشکل
کے واسطے ذہن مین رکہہ چہوڑا ہے اگر یہی بات تہی تو
پہلی ہی مجہ لکہہ بہیجتا تہا کہ بہئی ہماری عبارت پر اعتراض
نہ کرنا ہم نے اوسکا ایک ضروری جزو بطن ذہن مین چہپا کر
رکہا ہوا ہے اگر تم نے اعتراض کیا تو جزو مذکور ضرور میعاد
معینہ کے بعد ظہور پذیر ہوگا۔

پادری صاحب چشم بد دور آپنے یہ کیسر قاعدہ اور اصول
سے پوری کی کیون جناب اب تو جناب کے حرف و نحو پر
تو قایم ہوتے اور مین نے بیک بینی سے نکتہ چینی کی یا
بدنیتی سے اگر آپ کو صداقت سے کچہ بہی محبت اور پیار ہوتا
ضرور میرا دل سے شکریہ ادائی کرین گے اب مین آپکی
سامہنے اون اور معقول نظیرون کو پیش کرتا ہون
جس سے یہ بات ثابت ہو جاویگی کہ جب مذکور دو نہ ہون
تو تثنیہ کا ضمیر کسی صورت مین نہین لایا جا سکتا اور نہ
کسی مذکور کو ذہن مین رکہا جا سکتا ہے۔ پہلی نظیر۔
خداوند کریم اپنی پاک کتاب قرآن مجید کے سولہوین پارہ
دوسرے رکوع مین یون ارشاد فرماتا ہے۔ وانا الجدار
فکان لغلمین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لہما
وکان ابوہما صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدہما ویستخرجا
کنزہما۔ ترجمہ اور اسی پر دیوار کی نہی دو لڑکون
یتیم کی بیچ شہر کے اور تہا نیچے اوسکے گنج واسطے اون
دونون کے اور تہا باپ اون دونون کا نیک بخت
پس ارادہ کیا رب تیرے نے کہ پہونچین جوانی اپنی کو اور
نکالین گنج اپنا۔ ناظرین خیال فرماوین کہ اللہ تعالی
نے آیت مذکور مین پہلے دو غلامون کا ذکر کیا ہے اور بعد
اون کے ذکر کنز لہما اور ابوہما۔ کو بیان کیا ہے پہلی دو
مذکور مقرر کر لئی تو تب تثنیہ کا ضمیر لایا گیا اور پہر یہ کہ دونون
مذکور ظاہر طور پر نہ یہ کہ پادری صاحب کی طبع ایک ذہن
مین رکہہ کر دوسرے کو بیان کیا ہو۔ اس آیت کی تفسیر
تفسیر حسینی والا یون رقم طراز ہے۔ برای دو کودک یتیم
نام ایشان اصرم وصریم والیشان ہشتند در شہر وہست
برای ایشان زیر دیوار گنج۔ دیکہئے اس تفسیر والی نے بہی
دونون مذکور قرار دئے ہین۔ دوسری نظیر۔ خداوند
کریم قرآن مجید کے چوتہی جزو کے رکوع ۱۰ مین فرماتا ہین کہ

والذان یا بیٹا مسکہ نہ دو ہاتھ نہ بڑھاؤ صحیح خاوند اسنے
ترجمہ اور جو دو دو آدمی تم میں سے پس اگر
توبہ کریں اور نیکی پر آویں پس منہ پھیر لو ان سے۔ دیکھئے
اس آیت شریف میں بھی خداوند تعالیٰ نے پہلے دو مذکور
مقرر کرکے ہما کا استعمال کیا ہے علاوہ ان دو مثبت نظروں
کے عربی اور فارسی اور اردو کتابوں میں اس قسم کی
صدہا نظیریں موجود ہیں اگر پادری صاحب کو شوق اور تحقیق
مزید منظور ہو تو دیکھ لیں ناظرین خیال فرماویں کہ پادری
صاحب کی تحریر اور قول صحیح ہے یا غلط اور پادری صاحب
کا یہ کہنا کہ ایک نام لکھنے سے رہ گیا صرف اپنی بچاؤ کے
واسطے ہے اور کچھ نہ بن پڑی تو پرافیسر رام چندر
کا نام لے دیا سبحان اللہ پادریوں کی لیاقت اور صداقت
کا یہ حال ہے کہ غلطیں کرکے اپنی بچاؤ کے واسطے لوگوں
کو دوہو کہ دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اہل اسلام حق پر نہیں
ہیں ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

قولہ صاحب من اس علم اور فخر کی بنا پادری رجب علی
صاحب کا ریویو تھا جو انہوں نے اظہار عیسوی پر سفیر ہند
نمبر ۳۳ چہار دہم اگست سنہ ۶ میں چھاپا تھا اور جبکہ
ہنوز کتاب میرے پاس تھی تو کسی شہر کے عیسائی کو خبر نہ
تھی اور گورداسپور کے دو عیسائیوں کو یعنے منشی عزیز الحق
اور منشی عبداللہ کو خبر تو ہوئی مگر اس سال جب میں کتاب
کی نقل کروا رہا تھا پس صاحب پادری میکی صاحب کو خبر
نہ ہونی سے یہ کچھ وجہ نہیں ہے یہ آپ کی بے خبری کا قصور
ہے آپ نے یہ صرف فرض کر لیا ہے۔

اقول جناب پادری صاحب یہ تو میں بھی مانتا ہوں
کہ سال کا کچھ عرصہ اب سیالکوٹ میں بھی رہا کرتا ہوں
اور نہیں دنوں میں ذکر کیا ہوگا بہرحال یہ بات ضروری
ہے کہ پادری میکی صاحب کو خبر اور اطلاع ہو۔

قولہ نہیں صاحب یہ بھی صرف آپکا خیال ہے، اس کتاب
میں میکی صاحب کی تصحیح کی گنجائش نہ تھی اور جسطرح
کتاب میکی صاحب کے پاس بھیجی گئی تھی اسی طرح کیسی سے
میرے پاس واپس آئی اور بعد اسکے میکی صاحب سے دریافت
بھی کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کتاب مذکور نہ خود کھولکر
دیکھی اور نہ پڑھوا کر سنی۔

اقول پادری صاحب اگر آپ کی کتاب ایسی ہی بیکار
اور صحیح تھی تو کمیٹی نے کیوں واپس کی کیا ایسی کتاب
میں جسکو کمیٹی نے بعد غور کے واپس کیا ہو میکی صاحب

کے تصحیح کی گنجایش نہ تھی اگر آپکی کتاب تصحیح سے مستغنی ہوتی تو تب یہ کہنا لازم تھا کہ اوسمین کمی صاحب کی تصحیح کی گنجایش نہ تھی۔ آپ کا یہ فرمانا کہ پادری کمی صاحب نے ساری پڑھی یا نہ نہین۔ ایک دو ہرکسی کو ن اعتبار کریگا اب اصلی بات کہل گئی آپ خواہ کچھ ہی کرین ضرور آپکی کتاب مذکور غیرون کے امداد کا اثر ہے قولہ ملان وغیرہ صرف کاتب کا کام کرتے تھے اور جو کچھ بتلایا جاتا تھا وہ ہی لکھتے تھے اور پھر مولوی صاحب نے بہت تھوڑے صفحہ نقل کئے تھے ہیک لقدار وقت یاد نہین غالبًا پچاس سے کم ہی کئے ہونگے اور کل کے صفحہ ۲۰۰ سے کچھ زیادہ ہین تو کل کتاب کی عبارت کیونکر اونکی دل مین قایم ہوسکتی ہے۔

قولہ مان لیا کہ ملان کاتب کا کام کرتے تھے مگر آپ یہ تو فرماوین کہ کتابت مین ایک باعلم شخص کا عبارت آرائی کرنا کوئی مشکل بات ہے باعلم لوگون پر تو کچھ مشکل نہین عام لوگون پر شاید ہو اگرچہ مولوی صاحب نے بقول آپ کے پچاس صفحہ ہی نقل کئے اور گو اظہار عیسوے کے صفحہ چار سو سے بھی زیادہ ہون کچھ مشکل اور دشوار ہے۔

مولوی صاحب جیسے ہوشیار اور لئیق آدمی طول وطویل کتاب کے عبارت آرائی نہ کرسکین یہ کچھ دلیل نہین کہ طویل کتاب کے عبارت آرائی نہ ہوسکی مانا ہم نے کہ مولوی صاحب نے بقول آپ کے کتاب مذکور کے پچاس صفحہ ہی نقل کئے ہونگے اور گو اظہار عیسوے کے صفحہ چار سو سے بھی زیادہ ہون کچھ مشکل اور دشوار ہے۔ مولوی صاحب جیسے ہوشیار اور لئیق آدمی طول وطویل کتاب کے عبارت آرائی نہ کرسکین یہ کچھ دلیل نہین کہ طویل کتاب کے عبارت آرائی نہ ہوسکی مانا ہم نے کہ مولوی صاحب نے بقول آپ کے کتاب مذکور کے پچاس صفحہ ہی نقل کئے ہونگے اور گو اظہار عیسوے کے صفحہ چار سو سے بھی زیادہ ہون کچھ مشکل اور دشوار ہے۔ مولوی صاحب جیسے ہوشیار اور لئیق آدمی طول وطویل کتاب کے عبارت آرائی نہ کرسکین یہ کچھ دلیل نہین کہ طویل کتاب کے عبارت آرائی نہ ہوسکی مانا ہم نے کہ مولوی صاحب نے بقول آپ کے کتاب مذکور کے پچاس صفحہ ہی نقل کئے ہونگے اور گو اظہار عیسوے کے صفحہ چار سو سے بھی زیادہ ہون کچھ مشکل اور دشوار ہے۔ مولوی موحد صاحب شہادت دیتے ہین کہ ہم نے ملان مذکور کو کئی دفعہ عبارت آرائی کرتے دیکھا ہے یہ شہادت

ثابت کرتی ہے کہ مزبور ملان مذکور مدت مدید تک مباحثات آگرہ مین برابر رہا۔ باقی آیندہ۔

نقیہ مضمون مسئلہ تثلیث کی حقیقت بے حقیقت ہے

اور جبکہ روح القدس اور باپ (خدا) حضرت مسیح کے ساتھ معاذ اللہ منجا بموجب نوشتہ انجیل (جیسا کہ لکھا ہے کہ وہ یعنی مسیح ہمارے لئے لعنتی ہوکر لکڑے پر لٹکایا گیا) گنہگارون کے لئے جو اسپر ایمان لاتے ہین ملعون بنکر تین رات اور دن تک جہنم مین رہے ہین تو ضرور یا تو ان تینون کے علاوہ کوئی چوتھا خدا اس عرصہ مین قایم مقام خدا دنیا کے انتظام کے خاطر رہا ہوگا۔ یا عرصہ مذکور مین دنیا کیا کل موجودات ارضی وسماوی بے خدا رہی ہونگی لیکن اندرین صورت مندرجہ ذیل امور کا ہونا لازم بلکہ لازم ہے۔ اول عیسائیون کو تثلیث کا قائل نہ رہنا چاہئے کیونکہ جن تین دن اور رات مین خدا اور مسیح اور روح القدس جہنم مین لعنتی بنکر رہے ان دنون مین جس شخص نے خدائی کا چارج لیا تھا وہ ہی تو اک خدا تھا خواہ ذرا ہی سے دیر اوسنے خدائی کی ہوتا ہم تین رات اور دن مین لاکھون آدمی اوسکے حکم سے وجود ہستی مین آئے ہونگے اور بیشمار فنا ہوئے ہونگے کروڑون جیو جنت پیدا اور مرے ہون گے لاکھون واقعات کا ظہور اسکے حکم سے ہوا ہوگا۔ پس اسکے خدائی مین کیا شک ہے اس صورت مین تین خدا نہ رہے بلکہ اس چوتھے سمیت جسکا چارج تین رات دن تک رہا چار رہے یعنے باپ بیٹا۔ روح القدس

قدیم قوم خدا۔ دوم اگر کسی چوتھے خدا کی مرضی سے پہلے
پانے سے ہی اوپر سے تمام دنیا کا گناہ نہین لیا وہی اگلا
خدا اور خدا تین مین ہی خود قوت کا انتظام کرتا رہا تو
یہ لازم آتا ہے کہ پھانسی پانے کے وقت خدا مسیح کے ساتھ
نہ تھا جیسا کہ خود مسیح کے اس کلام سے ثابت ہے جو اپنے
پھانسی پر جانیوالون کے عالم مین فرمایا تھا یعنے کہا کہ
ایلی ایلی لما سبقتانی یعنے ای میرے خدا ای میرے خدا
تو نے مجھے اکیلا کیون چھوڑا اس قول مسیح سے جو مین
موت کے حالت مین خفا ہوکر حضرت نے کہا تھا صاف
ظاہر ہے کہ پھانسی پانے کے وقت مسکر مسیحی بھائی اپنا
فدیہ تصور کرتے ہین خدا عیسائی نے حضرت عیسی کو تنہا
چھوڑ دیا تھا۔ عیسائی صاحب کہتے ہین کہ خدا اور روح
القدس ہر دم مسیح مین رہتے تھے اور پھانسی پانے کے
وقت بھی شریک تھے جس سے پاک خون کا بہنا کفارہ
کے واسطے سمجھتے ہین مگر ہم حضرت عیسیٰ کا کلام جو صاف
انجیل ہائے متی و لوقا و یوحنا مین موجود ہے، مانین یا عیسائیون
کی بلا دلیل محبت کو تسلیم کرین۔ بھلا صاحب! اگر بموجب
عقیدہ عیسائیان پھانسی پانے کے وقت باپ بیٹا
روح القدس تینون شریک تھے اور سر طرح سے پاک
خون بہکر کفارہ ہوگیا تو پھر حضرت عیسےٰ نے یہ کیون فرمایا
کہ ای خدا تو نے مجھے اکیلا کیون چھوڑ دیا۔ کیا معاذ اللہ
منہا حضرت عیسےٰ نے جھوٹ بولا۔ یا ان شاگردون کو
دھوکے مین ڈالنے کے لئے فریب کیا کیونکہ ایسا کام تو
اس زمانہ کے جہلا ہی نہین کرسکتے۔ مثلاً مریخا ایک چیز
میرے پاس ہو اور مین لوگون کے روبرو پکار پکار کر یہی

کہے جو مین کہ مجھے تو نے کیون چھوڑ دیا ہے کیون جھوٹا ہوگی
تو لوگ مجھے کیا کہینگے۔ بعض توفیق یاوری صاحبان اس
موقع پر کہا کرتے ہین کہ نہ کور کلمات حضرت عیسیٰ نے الوہیت
کے درجہ سے برہو کر انسانی حالت مین فرمائی تھی کیونکہ
وہ پوری انسان ہی تھے ہم کہتے ہین کہ اگر اوہ تھوڑی
پر حضرت عیسیٰ ایسے انسانی باتین فرماتے تو مضائقہ نہ تھا
تھا مگر یہ موقع (پھانسی پانیکا) تو خاص اک موقع تھا
جسپر خدا اور روح کا اپنے سایہ شریک ہونا حضرت کو ثابت
کرنا چاہئے تھا نہ یہ کہ انکار کرنا بلکہ یہ کہنا چاہئے تھا کہ
ای حاضرین! آی عید مین ہو دیو دیکھو تمنے تو مجھے پھانسی
پر چڑھایا لیکن مین اپنے باپ خدا اور روح القدس
وقت نہایت خوشی کی حالت مین ہون تاکہ سب کافر
اور ظالم مولد کو انکی الوہیت کا پکا اعتقاد ہوجاتا اور
بڑا سر کہ جسپر تمام عیسائی اپنی نجات کی دہن لگائے ہین
ہین مشکوک نہ رہتا۔ ہماری قوم مین اولی پرہیزگار بادشاہ
مسلمانون نے بارہا ایسا استقلال ظاہر کیا ہے جب کبھی ظالم
اور بت پرست لوگون نے مسلمانون کو سولی اور پھانسی
دیا یا آگ مین جلایا تو اونہون نے خوشی خوشی منظور کیا
دوگانہ ادا فرمایا اور قبلہ رو کھڑے ہوکر آسمان کی طرف
منہ کرکے کہا کہ ای خداوند یہ بندہ تیری دیدار کے
لئے حاضر ہے اور جلا دیا کفار سے تاکید فرمایا کہ اب دیر
مت کرو مجھے اپنی مالک کے خدمت مین حاضر ہونے سے غرض
ہے نہ کہ یہان رہنے سے اور خوشی خوشی سب سے سلام
علیک کرکے جان اپنی جہان آفرین کے سپرد کردی چنانچہ
مولانا محمد رمضان ساکن مہم علاقہ رہتک اور مولوی

محمد اسماعیل شہید وغیرہ کے حالات دیکھنے والے لوگ ابتک
زندہ ہین۔ حضرت مسیح سے تو اسکا ادنا بھی استقلال ظاہر
نہین ہوا بلکہ لما لما سبختانی کہنے کے علاوہ اول رات
باغون اور پہاڑون مین گھنٹے ٹیک ٹیک کر دعائین
مانگتے رہے کہ ای خداوندا اگر ہوسکے تو یہ پیالہ مجھسے ٹلجائے
یعنے یہودی لوگ مجھ کو گرفتار کرکے پھانسی نہ دین تو مجھے
بچالے حضرت مسیح کا ایسے دعائین مانگنے اور خدا سے
موت سے ٹلجانیکی التجا کرنے سے جو دلی منشا اونکا تھا
اوس سے ہر اک دانشمند بخوبی واقف ہوسکتا ہے ایک ایسا
نبی جو خدا کی بھیجے بلکہ خود خدا ہونے کا دعوے کرے اور
اپنے دنیا مین آنیکا محض یہی ایک سبب بتلاوے کہ مین
ان تمام لوگون کے لئے جو مجھپر ایمان لاوینگے کفارہ
یعنے قربان ہوکر خون بہانے کے لئے آیا ہون اور اسکی پیرو
خود بیان کرین اور یہ عقیدہ رکھین کہ اوسکا ہمارے
لئے قربان ہونا ضروری امر تھا اور وہ دنیا مین آیا
ہی اسواسطے تھا کہ برہ کے طرح حلال کیا جائے۔ پھر
ایسا نبی اوس نیک اور مسعود وقت پر جبکہ قربانی کا دن
ہو خدا سے رو رو کر یہ دعا کرتا پھرے کہ ای خدا تو
اگر ہوسکے تو مجھے بچالے اور اس موت سے نجات دے
ایسے قربانی کے بھروسہ پر نجات پانیکا پورا اعتبار کرنا
ہمارے عیسائی بھائیون ہی کا کام ہے نہ کہ کسی دانشمند
کا۔ انجیل سے تو صاف ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا
ہرگز ارادہ نہ تھا کہ اس طرح سے گرفتار ہوکر پھانسی
پاوین بلکہ برخلاف اسکے انجیل مین صاف لکھا ہے کہ
وہ اپنے شاگردون سمیت دعا مانگنے کے علاوہ باغ
مین جاکر چھپ گئے لیکن انہی کے شاگرد یہودا اسکریوتی
نے جو آپکے مقام قیام سے بھلی طرح واقف
تھا مخبری کرکے حضرت کو گرفتار کرایا اور بعد گرفتار
ہونے کے پھانسی پانے کے وقت تک اپکو فرار ہونے کا موقع
نہین ملا بلکہ قید شدید مین رہے ورنہ ضرور بھاگ جاتے
کیونکہ جب وہ اس موت کے خوف سے بار بار خدا سے
نالدینے کی التجا کرتے تھے اور آخر باغ مین اپنے کو حوالہ
تو کیا عجب ہے کہ موقع ملتا تو بھاگ ہی جاتے۔ ہان اگر
مسیح خود بخود حکام یہود کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ
کہتے کہ مین تو آیا ہی اسلئے ہون کہ مجھپر ایمان لانے
کے لئے جو لوگ دل سے مستعد ہون اونکی خاطر اپنا خون
بہاؤن پس مجھے جلد قتل کرو مین کسی طرح سے نہین
بچونگا میرا وجود مین آنا ہی پھانسی چڑھنے کے لئے ہے
تب تو ہم بھی جانتے کہ مسیح کی قربانی اونکی دلی خواہش
سے ہوئی بلکہ اس موقع پر یہ بھی خوب معلوم ہوگیا کہ
اگر ذرا بھی الوہیت حضرت عیسےٰ مین ہوتی تو وہ کمزوری
علم غیب پہلی ہی جان جاتے کہ مین بچونگا تو کسیطرح پھر جینے
اور دعائین مانگنے سے کیا فائدہ مگر ان کو ہرگز معلوم نہ تھا
کہ مین پھانسی ہی پاؤنگا جیسا کہ واقعات انجیل سے ظاہر ہے
اور یہ بھی انجیل ہی پکار پکار کہہ رہی ہے کہ حضرت زبردستی
قانون یہودیون کے رو سے مجرم قرار پاکر سولی دی گئی کچھ
اپنی خواہش سے قربان نہین ہوئے پس ایسے قربانی کو ذریعہ
نجات سمجھنا عیسائیون ہی کا کام ہے دوسرے کا کیون ہونے
لگا ہے اور جو کوئی پادری صاحب یہ فرماوین کہ اوسوقت
جبکہ حضرت مسیح سولی چڑھائی گئی تھے باپ اور روح القدس

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

منشورِ محمدی

فرمان سولان سلف سے ہے جو مرقوم | توقیع خطا نیت منشور محمدی | توریت و ہم انجیل پر افتاد و جمیل | چون گشت علم رایت منشور محمدی

نمبر ۲ | مطبوعہ ۱۵ محرم الحرام ۱۲۹۹ ہجری مقدسہ | جلد ۱۱

مثنوی عیش

منتخب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہی قدیر ہے احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ خارس باغ کن نگان ہے
پیدا ہوی ایک لفظ کن سے — اتہارہ ہزار عالم اوس کے
تنزیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہے روشن
شامنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی
وہیم جلال فسر پر ہے — او رنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز مین رکہی ہے
افعال حکیم لایزالے — ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکہون ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ماعرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جہکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک

ای مسل علی رسول امجد — سرور پیمبران امجد
جو او مکی ثنا کہون وہ کم ہے — حور شیدِ عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شامنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر نشر نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے
ای خامۂ عیش لکہہ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظرون سے گرے جہان کے اخبار
جو فضل و نشر اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر — ہی پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہی بقلب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
چہتے ہین صحیح سب کو الف — بی شبہ ہے افسر صحائف
عمرہ خبرین نفیس مضمون — ہر لفظ ہے رشک درمکنون
ہر سال روپیہ پانچ جو دے — اس گوہر بے بہا کو وہ لے